رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر ہو

فہرست مضامین

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ :- مہر محمد خان

نمبر ۸۵ | مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۲۱ء | پنجشنبہ | مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۹ھ | جلد ۸

مدینۃ المسیح

۸ مئی کی شام کو چند آدمیوں نے ہلال رمضان دیکھا جن کی حلفی شہادت پر دارالامان میں ۹ مئی کو پہلا روزہ ہوا۔

مسجد اقصیٰ میں عشاء کی نماز کے بعد تراویح حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے صاحبزادے میاں ناصر احمد صاحب نے پڑھانی شروع کی ہیں۔ اور روزانہ ایک پارہ ختم کرتے ہیں۔ اس چھوٹی سی عمر میں صاحبزادہ موصوف کا یہ مبارک کام نہایت ہی دل خوش کن اور امید افزا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ اپنے والد محترم اور مقدس دادا کے انوار اور برکات کا وارث بنائے۔

مسجد نور میں پہلے پہر حافظ محمد ابراہیم صاحب اور مسجد مبارک میں قاری غلام یٰسین صاحب تراویح پڑھاتے ہیں

مسجد اقصیٰ میں ظہر کے بعد میاں جناب حافظ روشن علی صاحب نے درس ...

اخبار احمدیہ

ملک عرب میں تبلیغ احمدیت

حضرت مولانا میر محمد سعید صاحب قادری امیر جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد دکن بعد حصول اجازت حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ کا مبارک مقصد لے کر ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۱ء کو بمبئی سے ہمایوں نامی جہاز میں مدینہ شریف روانہ ہوگئے ہیں۔

آپ کا خیال ایک درازمدت تک مدینہ شریف کو مرکز تبلیغ بناکر ملک عرب میں تبلیغ کرنے کا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس مبارک دور خلافت ثانیہ میں بطفیل حضرت اولوالعزم فضل عمر (سلمہ اللہ تعالیٰ) یورپ و امریکہ میں جبکہ اسلام کا بول بالا ہو رہا ہے۔ ضرور تھا کہ وہ مقدس سرزمین عرب کہ جس کے انوار نورانی سے سارا جہان منور ہوگیا تھا دوبارہ اس سرزمین کی منور چوٹیوں سے وہ نور چمک اٹھے تاکہ سیدنا مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام پوری آب و تاب کے ساتھ دنیا پر ظاہر ہو جائے کہ:۔

"مسلماں را مسلماں باز کردند"

حضرت مولانا ممدوح نے جہاز پر سوار ہونے سے قبل عاجز کو تاکید آیہ ارشاد فرمایا کہ ازراہ بالخصوص حضرت اقدس خلیفۃ المسیح (ایدہ اللہ) و اہلبیت کرام مسیح موعود علیہ السلام و نیز حضرت مولوی شیر علی صاحب و مولانا سید سرور شاہ صاحب و حضرت سید ستار شاہ صاحب و حضرت حافظ روشن علی صاحب اور تمام برادران سلسلہ کی خدمت میں بھی اس بات کی التماس کی جائے کہ مجھ غریب الوطن کیلئے بہت بہت دعائیں کی جائیں کیونکہ حسب الارشاد حضرت امامنا و مرشدنا خلیفۃ المسیح ثانی

"کہ جہاں سے ہمیں یہ نور ملا ہے وہاں ضرور یہ نور پہنچانا چاہیئے" اس مبارک پیغام کو لیکر میں سرزمین عرب جا رہا ہوں۔ کوئی تعجب نہیں کہ اپنے کھوئے ہوئے موتی کو وہ لوگ پہچان کر شوق سے جلد حاصل کر لیں۔ لیکن دشواری ہے تو اس بات کی کہ قرن اولیٰ میں جس طرح وہ اصلی معلم ساری دنیا کے لئے تھے۔ اب بھی اپنے کو ویسا ہی سمجھے بیٹھے ہیں۔ اس کا علاج بجز دعاؤں کے اور کچھ نہیں اپنے مرض کو محسوس کرنے والا مریض تو جلد شفا یاب ہو سکتا ہے۔ لیکن ملک عرب کے ایسے مریض ہیں (الا ماشاء اللہ) کہ جنہوں نے اپنے مرض کو صحت سمجھ لیا ہے۔

پس میں اپنے کثیر تعلقات کو چھوڑ کر پیرانہ سالی و ضعف و ناتوانی کے باوجود اس شوریدہ زمانہ میں جبکہ عرب میں ہر چہار طرف جنگ و فساد کی آگ پھیلی ہوئی ہے۔ بے یار و مددگار "توکلاً علی اللہ" اپنے پیارے و مقدس رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے آستانہ مبارک پر بیٹھکر اپنے سب بزرگوں اور بھائیوں کے لئے اور سارے ملک عرب کیلئے انشاء اللہ تعالیٰ دعا و تبلیغ میں مشغول رہونگا۔

انشاء اللہ تعالیٰ وقتاً فوقتاً ملک عرب کی تبلیغی رپورٹ ہدیہ ناظرین کرام ہوتی رہے گی۔ فقط

خاکسار سید بشارت احمد سکرٹری انجمن احمدیہ حیدرآباد

حج کو جانیوالے بزرگوں سے التماس

اے حج کے لئے جانے والو! اللہ آپ کے حج قبول کرے اور آپ کے سب دلی ارادوں اور مرادوں کو پورا کرے۔ جب آپ پیارے مکہ میں پہنچیں اور دعاؤں کے خانہ [illegible] میں ٹھہریں۔ تو آپ ہاتھ اٹھا کر بلند دعا کریں کہ اسے قادر مطلق خدا بواسطے محمد مصطفےٰ ہمارے امام حضرت محمود کو بہت لمبی عمر عطا کر اور صحت کاملہ کے ساتھ ہمارے سروں پر ہماری سرداری کیلئے قائم رکھ۔ اس کی ساری دعاؤں کو قبول کر۔ اس کے سارے وہ دشمن جن کے لئے ہدایت مقدر ہے انہیں اپنی مہربانی سے بہت جلد راہ ہدایت دکھا۔ پھر آپ سردار دو جہان کا واسطہ دیکر دعا کریں کہ اللہ ساری احمدی جماعت کو دینی خدمات کی پوری پوری توفیق عطا کرے۔ اور اپنی خاص نصرت اور رضا شامل حال کرے۔

پھر یہ دعا فرمائیں کہ ہمارے کل مبلغین کو خصوصاً اور ساری جماعت کو عموماً دنیا کی تمام شر و آفت سے بچائے۔ اور اپنی کنار عافیت میں رکھے۔ اللہ مبلغین کے جان و مال اہل و اطفال پر بہت ہی بڑی بڑی رحمتیں نازل کرے۔

نیز میرا اور میرے سارے اہل بیت کا نہایت خادمانہ اور عاجزانہ درود اور سلام حضور سرور انبیاء صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا دیں۔

احسان مند۔ فضل محمد خان احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ انبالہ چھاونی

مولوی عبدالرحیم صاحب نیر کا پتہ

جناب مولوی صاحب موصوف خدا کے فضل و کرم سے چونکہ منزل مقصود پر پہنچ گئے ہیں اسلئے ان کا مستقل پتہ حسب ذیل ہو گا۔ احباب اس پتہ پر ان سے خط و کتابت کریں:-

Ahmadia Movement, 62. Bamgbose St. Lagos. S. P. Nijeria, W. Africa.

مخالف مولویوں کے ذریعہ اشاعت احمدیت

سلسلہ کے مخالف اور دشمن مولوی جس طرح احمدیت کی اشاعت کا باعث بن رہے ہیں۔ اس کی تازہ مثال حسب ذیل خط ہے۔ جو کہ حال ہی میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں پہنچا ہے:-

"بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بحضرت جناب خلیفۃ المسیح والمہدی ایدہ اللہ بنصرہ

السلام علیکم۔ مزاج مقدس۔ کمترین کا والد عرصہ تخمیناً ایک سال سے حضور کے احمدیہ سلسلہ میں ہے۔ چنانچہ ان کی بیعت کا اعلان بھی ہو چکا ہے۔ مجھے بہت شک تھے۔ اسلئے میں انکاری تھا۔ اب ہماری مسجد کے متعلق کارروائی عدالت میں دائر ہوئی۔ اور غیر احمدیوں کے مسلمہ معتبر مولویوں نے جھوٹی قسم عدالت میں اٹھائی۔ اس سے مجھے خیال ہوا کہ چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ جب امام مہدی آئے گا۔ تو اس سے پہلے دین زمین سے اٹھ جائیگا۔ اور جو لوگ ہمارے امام ہیں۔ جب ان کو جھوٹی قسم اٹھانے میں دریغ نہیں ہے تو ضرور دین آسمان پر چلا گیا ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ضرور سچے تھے۔ لہذا درخواست ہذا نسبت بیعت حضور ارسال خدمت ہے۔ میرے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دینی و دنیاوی برکتیں دیوے۔"

بی۔ ٹی میں پاس ہونیوالے احمدی

امسال اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم سے مندرجہ ذیل برادران پنجاب یونیورسٹی کے امتحان بی۔ ٹی میں کامیاب ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

۱۔ مقصود علی صاحب ایم اے۔ متوطن ضلع رہتک

۲۔ عبدالعزیز صاحب بی اے۔ " " سیالکوٹ

۳۔ فضل احمد صاحب بی اے آنرز۔ متوطن لکھرانی ضلع گجرات

اعلان نکاح

نیازمند کے بھائی صاحب محمد خضر میر صاحب کا تیسرا نکاح ایک غیر احمدی نمبردار نامی ڈار ساکن موضع بانگلیپورہ تحصیل کولگام کی لڑکی رحمت بی بی سے مبلغ [illegible] روپیہ مہر پر بتاریخ ۱۵ شعبان ہوا۔

میر غلام رسول احمدی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ یاری پورہ

از مقام کاٹھ پورہ۔ کولگام کشمیر

امرتسر کی احمدی مستورات کا دینی جوش

خاکسار کی اہلیہ نے خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے اشاعت اسلام امریکن فنڈ کے لئے مستورات سے چندہ وصول کرنا شروع کیا۔ باوجود اس کے کہ ہر ایک بھائی نے امرتسر میں اپنا چندہ پہلے سے دوگنا ڈیوڑھا کر دیا ہے اور گرانی بھی بہت ہے اور ہماری جماعت امرتسر کی غریب ہے لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری غریب بہنوں نے اپنی طاقت سے بڑھکر چندہ دینے میں کوئی گریز نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہتر سے بہتر جزا دے۔ آمین۔ دو مہینہ میں مستورات سے امریکن فنڈ کے واسطے چندہ پچیس روپے آٹھ آنہ وصول ہوئے اور چندہ دو روپیہ زکوٰۃ کے تین روپیہ صدقہ کے۔ کل چندہ مستورات کا تیس [illegible] روپے ۸ وصول ہوا ہے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ وہ اور دینی خدمات کر سکیں۔ خاکسار مستری اللہ بخش وزیر منبر پبلک امرتسر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۱۲ر مئی سنہ ۱۹۲۱ء

ایک احمدی مجاہد کس طرح لنڈن پہنچا

احمدی نوجوان کے لئے قابل تقلید نمونہ

میاں کرم دین سابق طالب علم مدرسہ احمدیہ قادیان جس نے اپنی قربانی اور دینی جوش کا بہترین نمونہ سلسلہ کے نوجوانوں کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور جس کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح نے احمدی نوجوانوں میں "ہیرو" قرار دیا ہے۔ اس کے مختصر حالات سفر ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

ان حالات اور واقعات کی اہمیت اس لحاظ سے اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ کہ یہ اشاعت کی غرض سے نہیں۔ بلکہ پرائیویٹ طور پر نہایت سادگی سے لکھے گئے ہیں۔ اور ہم نے بطور خود شایع کرنے کے لئے انہیں حاصل کیا ہے۔ ان سے معلوم ہو گا کہ دینی خدمت کے شوق اور جوش نے کس طرح اس نوجوان کو مشکلات پر غالب کیا اور خدا کے فضل اور کرم کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچ گیا۔

ہمارے نوجوانوں کا پہلے ہی فرض تھا کہ دین کے لئے ہر قسم کی مشکلات اور تکالیف کو برداشت کرتے ہوئے اکناف عالم میں پھیل جاتے۔ لیکن اب تو یہ نمونہ جو قائم ہو گیا ہے۔ ان سے مطالبہ کر رہا ہے کہ وہ بھی اپنے دینی جوش اور ولولہ کا جلد سے جلد ثبوت پیش کریں۔

دیکھئے۔ اب اس مثال کی تقلید کرنے کی خوش قسمتی کونسے اصحاب حاصل کرتے ہیں۔ اور اپنے آپ کو دوسروں کے لئے نمونہ بناتے ہیں۔

(ایڈیٹر)

میاں کرم دین صاحب کے حالات حسب ذیل ہیں:-

میں انگلستان میں بابو عزیز الدین صاحب کے پاس پہنچ گیا ہوں جو احمدیہ مشن میں رہتے ہیں۔ سب احمدی بھائیوں سے ملا۔ مجھکو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ سب گلے لگا کر ملے۔

اس سفر میں مجھے بہت تکلیف ہوئی۔ جب لاہور سے چلا تھا۔ تو صبح کی روٹی لاہور میں کھائی۔ پاس پیسہ نہ تھا اور ارادہ اس لمبے سفر کا۔ مگر خدا کو یاد کر کے چلا اور آخر خدا کے فضل سے لنڈن پہنچ گیا۔ الحمد للہ

میں جب لاہور سے چلا تو میرے پاس ایک پیسہ تھا۔ میں گاڑی میں سوار ہو گیا۔ جب گاڑی ملتان پہنچی تو ٹکٹ دیکھنے والا بابو آیا اور مجھ سے ٹکٹ مانگا۔ میں نے کہدیا کہ میرے پاس کوئی ٹکٹ نہیں۔ مجھے کہنے لگا پھر تمہیں جیل خانہ جانا پڑے گا۔ میں نے کہا چلو۔ وہ مجھے لے کر اسٹیشن پر آیا اور پوچھا کہ تمہارے پاس کتنے پیسے ہیں۔ میں نے کہا کچھ بھی نہیں۔ اس نے ایک دوسرے شخص کو کہا۔ اسکو بند کر دینا چاہیئے۔ آخر کہنے لگے کہ یہ پاگل ہے۔ اسکو چھوڑ دو۔ مگر چونکہ میرے کپڑے سفید تھے۔ اسلئے ان کا دل چھوڑنے کو بھی نہ چاہتا تھا۔ اتنے میں ایک گورا آیا۔ اور اسنے کہا کہ سٹیشن سے باہر چلے جاؤ۔ میں باہر چلا گیا۔ رات بھر سٹیشن کے باہر پڑا رہا۔ دوسرے دن اگلے سٹیشن پر جا کر سوار ہو گیا اور کراچی صدر اُتر گیا۔ کسی نے ٹکٹ وغیرہ کے متعلق نہ پوچھا۔ سات دن تک اس شہر میں رہا۔ اور جہاز کی نوکری تلاش کی۔ مگر نہ ملی۔ اس لئے بمبئی کے لئے ریل میں سوار ہوا۔ اور نواب شاہ کے اسٹیشن پر چلا گیا۔ وہاں پلٹن کے چھ سکھ تھے۔ ان سے پوچھا آپ کدھر جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا بمبئی۔ میں نے کہا۔ مجھے بھی لے چلو انمیں سے ایک نے کہا کہ آجاؤ۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا اور بمبئی پہنچا۔ بمبئی پہنچ کر ایک باغ میں اکیلا اداس بیٹھا تھا کہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے مجھ سے پوچھا کہ تم جہاز کی نوکری کرو گے۔ میں نے دل میں کہا کہ خدا کا یہ خاص فضل ہونے لگا ہے۔ اس سے پوچھا جہاز کس طرف جائیگا۔ اس نے کہا چین یا جاپان یا لنڈن کو جہاز جاتے ہیں۔ میں نے دل میں کہا کہ جہاں بھی جہاز جائے گا اُتر جاؤں گا۔ اور اس سے کہا کہ میں جہاز کی نوکری کرونگا اس نے کہا کہ میرے ساتھ چلو۔ میں اس کے ساتھ چل پڑا۔ جب اس کے مکان پر پہنچا۔ تو اس نے پوچھا کہ کھانے کے لئے تمہارے پاس کچھ پیسے ہیں۔ میں نے کہا میرے پاس کچھ نہیں۔ اس نے ایک روپیہ جیب سے نکال کر دیا۔ تین دن تک میں اس کے پاس رہا۔ تیسرے دن جب جہاز چلا تو معلوم ہوا کہ لنڈن جا رہا ہے۔

آٹھ روز میں جہاز عدن پہنچا۔ اور آٹھ ہی دن میں وہاں سے سویز پہنچا۔ وہاں عرب لوگ جہاز پر آئے۔ میں نے عربی میں ایک کو کہا کہ مسیح ناصری مر گیا ہے۔ اور امام مہدی ہندوستان میں آ گیا ہے۔ اس نے کہا کہ نہیں۔ مسیح تو آسمان پر ہے۔ میں نے قرآن شریف کی ایک دو آیتیں پیش کیں۔ وہ حیران رہ گئے۔ اور کہنے لگے۔ کہ ہم بے علم ہیں۔ ہم کو معلوم نہیں۔ اور ہم قرآن شریف نہیں جانتے۔ وہاں سے جہاز مارسیلز پہنچا۔ جو فرانس کا ایک شہر ہے۔ آخر جہاز لنڈن پہنچا۔ اس تمام سفر جہاز میں ایک ماہ اور ایک دن لگا۔ جب لنڈن پہنچا تو دیکھا کہ سڑکوں پر برف جمی ہوئی تھی۔ یہاں ایک مہینہ جہاز ٹھہرنا تھا۔ میں جہاز میں ۱۲ دن رہا۔ پھر جہاز سے اُتر کر شہر میں گیا۔ اس سفر میں میں نے بہت تکلیف اُٹھائی۔ تین تین دن تک کچھ نہیں کھایا۔ مجھے بڑی امید ہے کہ خدا کے فضل سے یہ سفر میرے لئے بہت اچھا ہو گا۔

میں خدا کے فضل سے انگریزی خوب بولتا ہوں اور تبلیغ میں ہر وقت لگا رہتا ہوں۔ اور جب کبھی ہائڈ پارک میں لیکچر ہوتے ہیں۔ تو پہلے میں قرآن شریف خوب زور سے پڑھتا ہوں۔ اور لوگ بہت سے جمع ہو جاتے ہیں یہاں سب مذاہب کے لوگ لیکچر دیتے ہیں۔ ایک آریہ مذہب کا مبلغ ملا۔ میں نے کہا کہ کب سے یہاں ہو۔ کہا چودہ سال سے۔ میں نے پوچھا کہ کتنے آریہ ہوئے ہیں۔ اس نے کہا آریہ تو کوئی نہیں ہوا۔ میں نے کہا ہمارے مبلغوں کو چند سال ہوئے ہیں۔ انہوں نے ایک سو سے زائد انگریز مسلمان بنا لئے ہیں۔ اسپر وہ خاموش ہو گیا۔ یہ خدا کی شان ہے کہ جب میں جہاز میں تھا تو

باورچی کا کام کرتا تھا۔ اور جب لندن پہنچا تو ہمارے مشنری کو روٹی کی تکلیف تھی۔ اسلئے میں انکی روٹی پکاتا ہوں وہ نوکری کی تلاش میں ہیں۔ میں نوکری ملنے پر اپنے کام پر چلا جاؤں گا۔

جب میں جہاز سے آیا تو میرے پاس کچھ بھی نہ تھا۔ صرف دو روپے تھے۔ لیکن اب پچاس روپے میرے پاس ہیں۔ میں دعائیں مانگتا ہوں۔ اور حضرت صاحب کو بھی دعا کیلئے لکھتا ہوں کہ مجھے تبلیغ کی توفیق ملے۔ میں نے ایک دن دعا کی رات کیوقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام خواب میں آئے اور مجھ سے پوچھا کہ تمہاری تعلیم کہاں تک ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حضور مدرسہ احمدیہ کی دوسری جماعت میں پڑھتا تھا۔ حضور نے فرمایا۔ تب تم قرآن شریف معنوں سے جانتے ہوگے میں نے عرض کیا۔ حضور ضرور۔ دس پارے تک۔ خواب سے ایک دن پہلے کشفی حالت میں بتایا گیا۔ کہ اگر کوئی دنیا میں زندہ ہے تو مسیح موعود ہیں۔ اور میرے منہ سے بے اختیار یہ الفاظ نکلنے شروع ہو گئے۔ اسکے بعد میں حیران ہو گیا کہ یہ کیا بات ہوئی۔

جس خواب کا میں نے ذکر کیا ہے اسمیں حضرت مسیح موعود نے مجھ سے پوچھا کہ تم وہ بات بتاؤ۔ جو تم نے کل کہی تھی۔ میں نے عرض کی کہ حضور میرے منہ سے یہ الفاظ نکلنے شروع ہو گئے تھے کہ اگر دنیا میں کوئی زندہ ہے تو وہ مسیح موعود ہیں۔ تب میری آنکھ کھل گئی۔

انگلستان کے حالات عجیب ہیں۔ میں نے روزے رکھنے شروع کر دئے ہیں۔ خدا تعالیٰ میرے بچے کا حامی ہو اور مجھ کو نیک کام کرنے کی توفیق دے۔ آمین ۔

ہندوؤں میں طلاق کا رواج

مسئلہ طلاق پر ہندو اور [illegible] آئے دن اعتراض کرتے اور ہنسی اڑاتے رہتے ہیں۔ اور اسکو بہت بڑا ظلم قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا۔ اخبار پرکاش نے ولایت کے ان مقدمات کی تعداد پیش کرتے ہوئے جنمیں طلاق کا تصفیہ کیا گیا تھا بہت کچھ لکھا تھا۔ اور طلاق کو ایک نہایت سخت ناجائز اور بیہودہ فعل قرار دیا تھا۔ لیکن جس طرح عیسائی قوم باوجود طلاق کے مسئلہ پر اعتراض کرنے کے آخر کار انہیں مذہبی احکام کو پس پشت ڈالتے ہوئے اسے جاری کرنا پڑا۔ اسی طرح اب ہندو بھی مجبور ہو گئے ہیں کہ اپنی مذہبی روایات اور اعتقادات کو پرے پھینک کر اسکو اپنے ہاں رواج دیں۔

حال میں ایک ہندو سب جج کی لڑکی نے اپنے شوہر سے جو علی پور میں وکیل ہے۔ اس بنا پر طلاق حاصل کرنے کیلئے درخواست دی تھی۔ کہ وہ نامرد ہے۔ اور کسی نامرد کی شادی قائم نہیں رکھی جا سکتی۔ اب اس مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا ہے اور ہندو دھرم شاستر کے مطابق شادی ناجائز قرار دیدی گئی ہے۔

اس خبر کو درج کرتے ہوئے ہندو اخبار دیش لکھتا ہے:۔

"ابتک لوگوں کا یہی خیال تھا کہ ہندوؤں میں جو شادی ایک بار ہو جائے وہ کسی حالت میں فسخ قرار نہیں دی جا سکتی اگر "لوگوں" کا یہ خیال درست ہے اور درست ہونا چاہیئے۔ تو مذکورہ بالا فیصلہ نے ثابت کر دیا کہ ہندو دھرم کے پیرو مذہبی ممانعت کے باوجود اس امر کیلئے مجبور ہو گئے ہیں کہ ضرورت کے وقت مسئلہ طلاق کی شرن لیں۔ لیکن اگر ہندو دھرم میں فی الواقع اس بات کی اجازت پائی جاتی ہے۔ کہ ناموافق حالات میں ہندو عورت اپنے شوہر سے علیحدہ کی جا سکتی ہے تو کہنا پڑے گا کہ ہندو مہاجن اس کو بالکل بھلا چکے تھے۔ اور نہ صرف بھلا چکے تھے۔ بلکہ سخت برا سمجھنے لگ گئے تھے کہ اب زمانہ انہیں یاد دلا رہا اور اسکی حکمت سمجھا رہا ہے"

کوئی صورت ہو بہرحال یہ ماننا پڑیگا کہ جس طرح اسلام کے اور کئی ایک پُرحکمت احکام کے آگے مخالفین اسلام کو اگر طوعاً نہیں تو کرہاً سر تسلیم خم کرنا پڑا ہے۔ اسی طرح اسلام کے پیش کردہ مسئلہ طلاق کو بھی وہ چار و ناچار زیر عمل لا رہے ہیں۔

ہم دعویٰ کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ اسلام کے سوا کسی مذہب نے ان حالات اور مشکلات کا کوئی حل نہیں بتایا۔ جو ایک میاں بیوی کی زندگی کو نہایت تلخ بنا دیتے ہیں۔ اور جن کی وجہ سے ان کا بحیثیت میاں بیوی رہنا بڑے بڑے خطرناک نتائج پیدا کر رہا ہو۔ صرف اسلام ہی ہے۔ جس نے ایسے حالات میں طلاق کو رکھا ہے۔ اور اس بات کو جائز قرار دیا ہے کہ جب میاں بیوی کے اکٹھے رہنے کی کوئی صورت نہ ہو سکے تو وہ علیحدہ ہو سکتے ہیں۔ اس اجازت کی حکمت اور ضرورت نہ سمجھنے والوں نے اسپر بڑے بڑے اعتراض کئے۔ لیکن اب وہ خود اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ اور ستم یہ ہے کہ اسکو اپنے مذہب کا ایک حکم بتا رہے ہیں ۔

خلافت کے لئے گداگری

اخبار وکیل نے حضور نظام دکن کو ہز میجسٹی بنانے کی تحریک کی تھی۔ جسپر کلکتہ کا اخبار "دور جدید" اس سے پوچھتا ہے کہ

"کیا ہمارے معاصر کو اب تک یہ معلوم نہیں کہ اس عرضداشت التجاء۔ التماس اور درخواست سے کوئی شخص بادشاہ نہیں بنا کرتا اور بادشاہی کسی کے دینے سے نہیں ملتی۔ یہ چیزیں تو وہ ہیں۔ جو اپنی قوت بازو سے حاصل کی جاتی ہیں"

اسکے جواب میں "وکیل" نے جو چبھتے ہوئے فقرات لکھے ہیں وہ اس قابل ہیں کہ خلافت ترکی کے تمام شیدائی ان کو غور و فکر سے پڑھیں۔ "وکیل" لکھتا ہے:۔

"ہم کو بھی معلوم ہے کہ بادشاہیاں گداگری سے نہیں ملا کرتیں۔ لیکن اسکی کیا وجہ ہے کہ خلافت کی بحالی و برقراری کیلئے ابھی تک ولایت میں وفد بھیجے جا رہے ہیں۔ کیا خلافت گداگری سے ملجایا کرتی ہے۔ اور اگر ایسے وفود میں مولانا محمد علی۔ سیٹھ چھوٹانی اور ڈاکٹر انصاری جیسی شخصیتیں بخوشی خاطر شریک ہو کر خلافت کیلئے عرضداشت۔ التجاء۔ التماس اور درخواست" کرنے کیلئے ولایت تک کا سفر اختیار کر سکتی ہیں تو اس میں کیا حرج ہے۔ اگر ایک مستحق خطاب ہز میجسٹی کے متعلق اس تجویز کی تائید کر دی جائے کہ اسے ہز میجسٹی کا خطاب دیدیا جائے"

اگرچہ ایک [illegible] کی گداگری [illegible] کر سکتی ہیں۔ لیکن ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ایک ایسا اخبار جو خلافت کی گداگری کو جائز قرار دیتا ہو اور جو خلافت کے گداگروں کو اپنا لیڈر سمجھتا ہو۔ اسکے لئے ہرگز مناسب نہ تھا کہ "وکیل" کو اس طرح مخاطب کرتا۔ ہم وکیل کی اس خوش گفتاری کی داد دیتے ہیں جو اس نے خلافت ترکی کو "گداگری" قرار دیتے ہوئے کی ہے مگر کیا وکیل بتا سکتا ہے کہ اس نے اس گداگری سے اپنے آپکو علیحدہ رکھا۔ اور ایسے گداگری کرنیوالوں کے خلاف آواز اٹھائی

خطبہ جمعہ

روحانیت کے لئے اخلاق بطور برتن کے ہیں

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۶ رمئی ۱۹۲۱ء

گو بخار کی شکایت تو ابھی مجھے ہے۔ لیکن حلق کی تکلیف میں افاقہ ہے۔ اس لئے میں نے چاہا کہ مختصراً خطبہ پڑھوں۔

تغیرات کا اثر زمانے کی ضروریات اور زمانے کے تقاضے ہمیشہ انسانی اعمال پر اثر ڈالتے رہتے ہیں پھر علم کی ترقی اور تنزل کا اور مال کی ترقی اور تنزل کا بھی انسانی اعمال پر اثر ہوتا ہے۔ جس وقت کسی قوم میں علم کی ترقی ہوتی ہے۔ اس کو اعمال میں تغیر کی ضرورت ہوتی ہے اور جس وقت کسی قوم کے مال میں ترقی ہو۔ اس وقت اعمال میں بھی تغیر نمودار ہوتا ہے۔ باوجود اس تغیر کے پھر بھی بعض ایسی باتیں ہوتی ہیں۔ جو کسی زمانے سے تعلق نہیں رکھتیں اور ان کا خیال کرنا ہمیشہ ضروری ہوتا ہے۔ اور ان کو مدنظر رکھے بغیر کسی زمانے اور کسی سوسائٹی میں انسان عزت سے نہیں دیکھا جاتا۔ وہ لوگ جو ان باتوں کو مدنظر نہیں رکھتے۔ اگر فرشتوں کی مجلس میں بھی بیٹھیں۔ تو گذارہ نہیں کر سکتے۔

گذشتہ انبیاء کی تعلیمات تفصیلاً معلوم نہیں یہ باتیں دنیا کی ہر مجلس اور ہر سوسائٹی کے لئے ضروری ہیں ... یہ باتیں کیا ہیں۔ یہ وہ اخلاق ہیں۔ جن کی نگہداشت ایسی سمجھی گئی ہے۔ کہ تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو مذہب کے ساتھ بیان کیا گیا۔ وہ مذہب نہیں ہیں مگر ان کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی لئے تمام انبیاء کی تعلیم میں ان کو لیا گیا ہے ہم نہیں جانتے کہ آدم کے وقت لوگوں میں نماز تھی یا نہ تھی۔ روزہ تھا یا نہ تھا۔ اگر تھا تو کس کا تھا۔ زکوٰۃ تھی یا نہ تھی۔ اگر تھی۔ تو کس طرح کی تھی۔ اور کب فرض ہوتی تھی۔ اور اس کے مصارف کیا تھے۔ ہم یہ نہیں بتا سکتے۔ کہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو کیسی نماز کی تاکید کرتے تھے۔ حج کراتے تھے یا نہ کرتے تھے۔ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں۔ کہ ابراہیم علیہ السلام اپنے زمانہ میں ان امور میں کیا تعلیم دیتے تھے۔ یہی ایران اور یورپ کے نبی یا اور جگہیں جہاں جہاں ان من امة الا خلا فیھا نذیر کے مطابق نبی آئے۔ وہ اپنی اپنی قوموں کو کیا تعلیم دیتے تھے۔ ان میں نماز۔ روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح اور طلاق کے مسائل کس طرح تھے اور تھے بھی یا نہ تھے۔

لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ گو ہم ان مسائل کے متعلق کچھ نہیں بتا سکتے۔ مگر ہم یہ ضرور کہہ سکتے ہیں۔ کہ جس طرح ہمارے لئے حکم ہے کہ جھوٹ نہ بولو۔ اسی طرح یہی حکم آدم کے وقت کے لوگوں کے لئے نوح کے وقت کے لوگوں کے لئے اور خواہ کوئی نبی ایران میں ہوا ہو۔ یا اٹلی میں۔ یا ایسے علاقوں میں کوئی نبی آیا ہو جن کو خدا نے اب بالکل غیر آباد اور چٹیل میدان بنا دیا ہو ان سب کی یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ نہ بولو۔ کوئی نبی ایسا نہیں آیا۔ جس نے ظلم کی تعلیم دی ہو۔ اور جس نے یہ کہا ہو کہ لوگوں سے خوش خلقی سے نہ پیش آؤ۔ نماز روزہ حج۔ زکوٰۃ۔ نکاح کے مسائل میں اختلاف ہے۔ یہ باتیں ہر زمانے میں بدلتی رہی ہیں۔ لیکن یہ اخلاق کی تعلیم نہ بدلی ہے۔ نہ بدل سکتی ہے بلکہ یہ تمام انبیاء کی ایک ہی تعلیم رہی ہے۔

اخلاق کی تعلیم سب نبیوں نے دی ہمارے پاس ان انبیاء کی کتابیں نہیں۔ جن میں ان کی لکھی ہوئی ہو۔ لیکن آثار ... جو ان قوموں کے افکار میں پائے جاتے ہیں۔ اور نسلاً بعد نسل آ رہے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے۔ کہ یہ تعلیم تھی کہ جھوٹ سے پرہیز کریں۔ اور ظلم سے باز آئیں۔ ہم جنگل میں جاتے ہیں۔ اور ایسے جنگلوں میں پہنچتے ہیں۔ جہاں ریل وغیرہ کا نام و نشان نہیں۔ اور جہاں تعلیم کا اثر نہیں۔ اور وہ ممالک جن کا دیگر ممالک سے تعلق نہیں۔ ان میں بھی یہ تعلیم پاتے ہیں۔ کہ جھوٹ نہ بولو۔ ان اقوام میں تعلیم نہ ہو۔ ان کے اعمال میں اختلاف ہو۔ لیکن باوجود اختلاف کے ان میں یہ بات مشترک ہے۔ کہ جھوٹ۔ اور ظلم بری چیزیں ہیں۔ اور اعمال و عقاید میں اختلاف بے حد ہوگا۔ اور ہے۔ مگر ان اخلاق کے متعلق تعلیم ایک ہی ہے۔

اخلاق مذہب نہیں مگر اخلاق کے بغیر مذہب نہیں یہ احکام گو مذہب اور روحانیت نہیں لیکن یہ مذہب کا جزو ہیں۔ بلکہ ان کے بغیر مذہب قائم نہیں رہ سکتا سچ بولنا روحانیت نہیں۔ خوش خلقی مذہب نہیں۔ مگر کوئی مذہب روحانیت نہیں۔ جس میں اخلاق نہیں۔ گویا اخلاق بمنزلہ ظروف ہیں۔ جن میں روحانیت کا شربت ہوتا ہے۔ یا گلاس ہیں جن میں شربت ہوتا ہے۔ کوئی روحانیت باقی نہیں رہ سکتی جس میں اخلاق نہ ہوں۔ جیسا کہ گلاس کے ٹوٹنے پر شربت کے بہ جانے پر کچھ نہیں ہوتا۔ اسی طرح اخلاق کے خراب ہونے سے مذہب اور روحانیت کا بھی کچھ نہیں رہ جاتا۔

جماعت کی توجہ کیلئے میں اپنی جماعت کو اخلاق کی طرف توجہ دلاتا رہا ہوں۔ مگر افسوس ابھی پوری توجہ نہیں کی گئی۔ اور بہت ہیں جو توجہ نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم نماز پڑھتے اور قرآن کی تلاوت کرتے ہیں۔ ہم نیک ہیں۔ زکوٰۃ دیتے ہیں۔ لیکن وہ یہ نہیں جانتے۔ کہ گلاس کے پیندے میں یا اس کی دیوار کے ایک طرف اگر سوراخ ہو جائے تو شربت اس میں نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح اگر اخلاق میں نقص ہو تو روحانیت باقی نہیں رہتی۔

اس کی مثال ایسی ہے۔ کہ ایک شخص تیل بازار سے خریدنے گیا جتنا تیل ڈلوایا برتن چھوٹا تھا۔ اور تیل زیادہ۔ بنئے نے کہا۔ کہ تیل کچھ اور ہے۔ اس نے اس زائد تیل کے لئے پیندے کو الٹ دیا کہ پیندے پر تیل ڈلوا لے۔ تب اس نے پیندے میں تیل ڈلوا لیا۔ اور برتن کو سیدھا کیا۔ تو تمام تیل بہ چکا تھا۔ اور سیدھا کرنے پر پیندے کا تیل بھی بہ گیا تھا۔ گویا اس نے دونوں طرف کا تیل ضائع کر دیا۔ یہی مثال اس شخص کی ہے۔ جو اپنے اخلاق کو نہیں دیکھتا۔ وہ محض اپنے حج۔ یا زکوٰۃ۔ یا نماز کو دیکھتا ہے۔ وہ نہیں دیکھتا کہ اخلاق کے بغیر یہ کوئی چیز نہیں۔ اور اگر غور کیا جائے یہ عبادتیں بھی ظروف ہی ہوتی ہیں۔ روحانیت وہ تعلق ہے۔ جو خدا اور بندے میں ہوتا ہے۔ لیکن عبادتوں کا بھی ایک ظرف ہوتا ہے جو اخلاق ہے۔

میں کہنا تو اور بھی چاہتا تھا۔ مگر آواز نہیں نکلتی اس لئے ختم کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ توفیق دے کہ آپ لوگ روحانیت پیدا کریں اور اخلاق درست کریں۔ کیونکہ اخلاق کی درستی سے روحانیت کا قیام ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی ڈائری

۲۸- اپریل سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد عصر)

زادِ راہ کے بغیر سفر

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ انہوں نے ایک لمبے سفر کی اجازت چاہی تھی۔ مگر ان کے اعزا کی مالی حالت زیادہ اچھی نہ تھی۔ اسکے متعلق لکھوایا کہ بے زادِ سفر ٹھیک نہیں یا یہ نیت ہو کہ جو کام ہوسکیگا وہی کرونگا تو بے زاد سفر کرسکتا ہے ؛

غریب کی وصیت

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ میرے پاس مال نہیں میں بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت کیسے کروں۔ (مفہوم)

اسکے جواب میں لکھوایا کہ وصیت ایسے لوگوں کے لئے ہے جو مالدار ہوں۔ مالداروں کے لئے علاوہ دین کی دیگر خدمتوں کے مال کی بھی قربانی ضروری ہے۔ ورنہ جو غریب ہیں۔ وہ محض دین کی خدمت کریں۔ اور جب وہ فوت ہوں تو لوگ تصدیق کریں۔ کہ ہاں یہ شخص اپنے تقویٰ اور خدمتِ دین کے لحاظ سے بہشتی مقبرہ میں دفن ہونا چاہیئے۔ جن کے پاس مال نہیں۔ ان کے لئے کوئی مالی وصیت نہیں۔ بہشتی مقبرہ ان لوگوں کے لئے ہے۔ جو آیندہ کے لئے نظیر ہوں۔ یہ ایسا نہیں جیسے بہشتی دروازے یا کوئی اور جگہ ہیں۔ بلکہ یہ ذوعلی جگہ ہے۔ (مفہوم)

بحالت نیند ڈر

ایک شخص کا خط پیش ہوا کہ ان کو سوتے ہوئے رات کو ڈر لگتا ہے۔ فرمایا:- معدہ خراب ہے۔ سونے سے تین چار گھنٹے پہلے کھانا کھایا کریں۔ اور پانی زیادہ نہ پیا کریں ؛

زندگی وقف کرنیوالے کنواروں کی شادی

ایک نوجوان جنہوں نے زندگی وقف کی ہوئی ہے۔ ان کے والد صاحب کا خط پیش ہوا۔ جسمیں انھوں نے اپنے لڑکے کی شادی کے متعلق اجازت چاہی تھی۔ اور یہ بھی لکھا تھا کہ وہ شادی کرنے پر رضامند نہیں۔ کیونکہ اپنی زندگی وقف کر چکا ہے۔ حضور نے جواب میں لکھوایا کہ مبلغ کے لئے جب تک فیصلہ نہ ہو۔ کہ اس نے کہاں جانا ہے۔ اسوقت تک شادی نہیں ہوسکتی۔ جب فیصلہ ہو جائے پھر دیکھا جائے گا کہ شادی کے بارے میں کیا مناسب ہے آیا یہ کہ جس ملک میں وہ جارہا ہے۔ اس ملک کے مناسب وہاں شادی کرے یا یہاں۔ ورنہ ہمیں عیسائیوں کی طرح مانک (راہب) بنانا منظور نہیں ؛

صم بکم کی بیعت

ایک صاحب کا خط پیش ہوا۔ کہ ان کے بیٹے کی بیوی صمٌ بکمٌ ہے۔ اس کی بیعت کے متعلق کیا کیا جائے (مفہوم)

فرمایا جو بہرہ اور گونگا ہو۔ وہ جس مذہب کے لوگوں میں رہیگا۔ وہی اس کا مذہب سمجھا جائیگا۔ عورت کا مذہب خاوند کا اور بیٹی کا والد کا سمجھا جائے گا۔ یہ بات معاملہ کے لحاظ سے ہے۔ باقی رہا نجات کا سوال وہ خدا سے تعلق رکھتا ہے۔

حضرت مسیح موعود کے خلاف کس طرح قسم کھلائی جائے

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ ایک مسجد کا ملا پانچروپے لے کر حضرت صاحب کی مخالفت میں اپنے بیوی بچوں کو ساتھ لیکر قسم کھانے کو تیار ہے۔ فرمایا کہ اس ملا کو اور اس کے بیوی بچوں کو جمع کرکے پہلے حضرت اقدس کا دعوےٰ اور تمام دلائل جو قرآن شریف۔ احادیث اور عقل کے ہیں سُنائے جائیں۔ اور تمام نبیوں کے معیار بتائے اور حضرت صاحب پر چسپاں کرکے دکھلائے جائیں۔ حضرت اقدسؑ کے تمام الہامات اور نشانات اس کے روبرو بیان کئے جائیں۔ ان تمام دلائل اور تمام نشانات و معجزات کے بعد بھی اگر وہ بیوی بچے سمیت قسم کھانے کو تیار ہو۔ تو پھر قسم کھلوائیں اور پانچروپے دیدیں۔

استخارہ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ انھوں نے اپنی لڑکی کے نکاح کے بارے میں استخارہ کیا۔ تو خواب میں حضرت اقدس کا الہام الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ لکھا ہوا دیکھا۔

جواب میں لکھوایا کہ استخارہ میں محض خواب اور الہام کوئی چیز نہیں۔ بلکہ قلب کا میلان دیکھنا چاہیئے (مفہوم)

یکم مئی سنہ ۱۹۲۱ء

(بعد عصر)

وساوس کا علاج

ایک صاحب کا خط پیش ہوا جسمیں انھوں نے لکھا تھا کہ ان کے دل میں وساوس پیدا ہوتے ہیں۔ (مفہوم)

جواب میں لکھوایا کہ اعوذ اور لاحول اور استغفار پڑھا کریں اور فرمایا کہ یہ بھی عجیب سر ہے۔ مجھے ہمیشہ خیال آتا تھا کہ اعوذ کی نسبت لاحول کی طاقت زیادہ ہے۔ کیونکہ اعوذ میں "میں" باقی رہ جاتی ہے۔ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ میں سوائے خدا کے کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ مگر ایک دفعہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ ایک مکان میں ایک شخص رہتا ہے۔ جس کی شکل میں نے نہیں دیکھی لیکن ایک دوسرا شخص کہتا ہے کہ اس مکان میں ایک بڑا فلاسفر رہتا ہے۔ کتابیں پڑھتے پڑھتے اس کی عقل ماری گئی ہے۔ اتنے میں میں نے دیکھا ایک شخص نکلا ہے اس کا سر منڈا ہوا ہے۔ اور فقیروں کے سے اس نے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ میں خیال کرتا ہوں۔ کہ یہ شیطان ہے اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ میں لاحول پڑھتا ہوں۔ وہ ہٹ جاتا ہے۔ مگر پھر حملہ کرتا ہے۔ پھر میں لاحول پڑھتا ہوں اور وہ دور ہو جاتا ہے۔ اور اسی طرح بار بار وہ حملہ کرتا ہے اور میں لاحول پڑھتا ہوں۔ آخر میں میں نے اعوذ باللہ پڑھا اور وہ بالکل دور ہو گیا۔ اسوقت میں سمجھا کہ یا تو ہر حالت کے ساتھ ان دعاؤں کا خاص تعلق ہے۔ یعنی کہیں اعوذ کا تعلق ہوتا ہے اور کہیں لاحول کا۔ یا اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم زیادہ مؤثر ہے۔

پبلک مناظرہ

ایک صاحب نے عام مناظرہ کی اجازت مانگی تو اس کے جواب میں لکھوایا کہ جہاں تک میں سمجھتا ہوں۔ مناظرہ کو ایک آفت سمجھنا چاہیئے جو اگر کوئی اور صورت نہ ہو تو اختیار کرنا چاہیئے۔

جب مناظر عام لوگوں کے سامنے بحث کرتا ہے۔ تو اس کے دل میں تعصب پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جو لوگ مجلس مناظرہ میں آتے ہیں۔ انکی نسبت دیکھا گیا ہے کہ بالعموم ان میں دھڑا بندی کا خیال پیدا ہو جاتا ہے۔ ان کی نظر اس امر کی طرف نہیں ہوتی۔ کہ حق کس کے ساتھ ہے

بلکہ انکی توجہ زیادہ تر اس امر پر ہوتی ہے کہ ہمارا وہ دنیوی یا لیڈر حیثیت سے بس یہ مناظرے جو انکی لڑائیوں کی طرح بنائے جاتے ہیں بہت کم نتیجہ پیدا کرتے ہیں۔ اور اسی وقت انکی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ جب مناظرہ نہ کرنے کے بد نتائج مناظرہ کرنیکے نتائج سے بڑھ جانے کا اندیشہ ہو یعنی نہ کرنے سے پہلو تہی سے لوگ یہ سمجھنے لگیں کہ ان کے پاس دلائل نہیں اسلئے کرنا نہیں چاہتے۔ اگر ایسا خیال لوگوں کے دل میں پیدا ہونے لگے تو بیشک کرلینا چاہیئے تاکہ ان کے دل سے یہ وہم دور ہو جائے۔

غرض میرے نزدیک مناظرہ کا فائدہ احقاق حق نہیں ازالہ وہم ہے انکی بجائے انفرادی طور پر تبلیغ کرنا اور محبت و اخلاق سے گرویدہ بنانا زیادہ بابرکت ہے کیونکہ اس سے دوسرے فریق کے دل پر زنگ نہیں لگتا۔ بلکہ آہستہ آہستہ اسکے دل میں مذہب کے قبول کرنے کی طاقت پیدا ہوتی ہے (مفہوم)

معلقہ کے متعلق فتویٰ

ایک صاحب کا خط پیش ہوا کہ جو شخص اپنی عورت کو نہ گھر میں رکھے اور نہ طلاق دے کیا اس عورت کو مطلقہ سمجھا جائے۔ (مفہوم)

فرمایا کہ جو شخص اپنی عورت کو گھر میں نہیں رکھتا اور ایک سال تک خرچ نہیں دیتا میرے نزدیک ایک سال کے بعد اسکو طلاق ہو جاتی ہے پہلے فقہاء میں سے بعض نے چار سال کا فتویٰ دیا ہے۔ باقی اب قانون کو دیکھنا چاہیئے مگر میرے نزدیک طلاق جو ہے ایک قاضی کے ذریعہ ہوتی ہے۔ اب اس زمانہ میں گورنمنٹ غیر مذہب کی ہے اگر اس کا قانون اجازت نہ دے تو دو صورتیں ہیں (۱) اگر میاں بیوی احمدی ہیں تو آسان ہے احمدی قاضی کے ذریعہ طلاق حاصل کریں (۲) اگر میاں غیر احمدی ہو تو پھر برادری کے لوگوں یا دوسرے لوگوں کو بیچ میں ڈالکر علیحدگی کرالیں۔

ہم حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو کیا سمجھتے ہیں

ایک صاحب کا خط پیش ہوا جس میں انہوں نے امام حسین علیہ السلام کے بارہ میں بعض باتیں دریافت کی تھیں فرمایا کہ ہم تو امام حسین علیہ السلام کو امام حسین ہی کہتے ہیں کبھی خالی حسین نہیں کہتے۔ خدا نے انکو امام بنا دیا۔ امامت ان سے کوئی نہیں چھین سکتا۔ ہاں وہ نبی کریم کے نواسہ ہونے کے باعث نہ تھے بلکہ واقع میں امام تھے۔ خالی نواسہ ہونے سے ادب تو واجب ہے مگر دینی رتبہ نہیں ملسکتا۔ دینی حیثیت سے بھی حضرت امام حسین کو خصوصیت حاصل ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے مطیع، فرمانبردار اور نقش قدم پر چلنے والے تھے۔ لیکن اگر کوئی شیعہ سے بحث کرتے ہوئے جبکہ وہ شیعہ دیگر ائمہ اسلام پر حملہ کرتا ہو انہی اقوال سے جو کہ شیعہ کے نزدیک مسلم ہیں سلسلہ کلام کرے تو میرے نزدیک جائز ہے اور بعض اوقات ان کا اس رنگ میں جواب دینا ضروری ہوتا ہے۔ بشرطیکہ وہ بات جو وہ پیش کرتا ہے

نامۂ اخلاص

اولاد کو دین کیلئے وقف کرنے کے متعلق

ہماری جماعت نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ کی تحریک دین کیلئے زندگی وقف کرنے کو جس جوش سے ساتھ قبول کیا ہے۔ اور اس بارے میں جو اخلاص و محبت کے ثبوت دئے ہیں۔ وہ نہایت ہی دلخوش کن اور مسرت انگیز ہیں۔ دعا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سب بھائیوں کو جنہوں نے خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا ہے۔ اپنے مواعید اور ارادوں کو عملی جامہ پہنانے کی توفیق بخشے۔ تاکہ خدا تعالیٰ کی برکات کے وارث بنیں۔

ذیل میں مکرم شیخ یعقوب علی صاحب کا ایک خط درج کیا جاتا ہے۔ جو انہوں نے اپنے بیٹے شیخ محمود احمد صاحب کے متعلق جناب ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی خدمت میں لکھا۔ اس خط کا ایک ایک فقرہ بلکہ ایک ایک لفظ اخلاص سے پُر ہے۔ اور احمدی والدین کے لئے قابل تقلید مثال پیش کر رہا ہے۔ خدا کرے کہ ہماری جماعت میں بہت سے ایسے والدین پیدا ہوں جو اس فراخ دلی اور عالی ہمتی سے اپنی اولاد کو خدا کی راہ میں لگا دیں۔

(ایڈیٹر)

مکرم معظم ناظر صاحب تالیف و اشاعت السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج عزیز مکرم شیخ محمود احمد صاحب کا خط آیا کہ انکو مصر میں تبلیغ کے لئے جانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور آپ میری اجازت چاہتے ہیں۔

ناظر صاحب! اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء میں محمود پیدا ہوا۔ وہ میرا پلوٹھا تھا۔ میں نے پہلا پھل اپنے مولیٰ کے حضور پیش کر دیا۔ الحکم ۲۴ اکتوبر سنہ ۱۸۹۷ء میں اسکی ولادت کی خبر اور اسکی زندگی کے وقف کا عہد شائع ہوا۔

خدا کا احسان اور لا انتہا فضل مجھ پر ہوا۔ کہ محمود نے بالغ ہو کر زندگی وقف کی میں نے اسکی تعلیم و تربیت میں کا میلینہ راہ اختیار کی۔ جو اسے خادم دین بنائے۔ میرے لئے اس سے بڑھکر سعادت اور کیا ہو سکتی ہے اور اس سے بڑھکر مسرت کیا ہوگی کہ ایک خادم دین ہو اور میرے لئے قرۃ العین ثابت ہو یہی تو وہ اصل مقصود و مراد ہے۔

محمود ایک کیا سب بچے اس سلسلہ کے لئے قربان ہوں۔ تو مجھ سے بڑھ کر آپ کسی کو خوش اور بشاش پائینگے میں سب کے لئے یہی نیت رکھتا ہوں۔ خدا اسے پورا کرے۔ انشاء اللہ العزیز جب اور جس وقت حضرت خلیفۃ المسیح متعنا اللہ بطول حیاتہ آمین۔ میرے کسی بچہ کو خدمت دین کے لئے حکم دیں۔ اس کا فرض اور سعادت ہوگی کہ اگر اس کا باپ یا ماں یا کوئی اور عزیز بستر مرگ پر ہو۔ اور آخری سانس لے رہا ہو۔ تو اسے چھوڑ کر اس کام کیلئے کھڑا ہو جائے۔ میری طرف سے اپنی اولاد کیلئے یہی وصیت اور یہی نصیحت ہے۔ میں ان تمام حقوق سے جو ایک باپ کے اولاد پر ہوتے ہیں۔ اس تحریر کے ذریعہ تمام اپنے بیٹوں کو آزاد کر دیتا ہوں۔ بجز اسکے وہ سلسلہ کے خادم ہوں۔

حضرت خلیفۃ المسیح کا ایک قابل یادگار احسان ہے جو آل یعقوب میں رہیگا۔ کہ آپ نے اس کس مپرس کے ایک بچہ کو قبول کیا۔ میں اپنی خوش قسمتی پر جس قدر سجدات شکر بجالاؤں کم ہیں۔ ایسے فضل کے لئے کوئی روک نعوذ باللہ میں ہونا چاہوں

واں روز خود مباد کہ عہد تو بشکنم

محمود اپنے آقا کا غلام بلکہ غلام زادہ ہے۔ نہ اسے اپنی زندگی اور اوقات پر اختیار۔ نہ اس کے باپ کو۔ وہ تو اپنے آقا کے حکم کی اطاعت میں اپنی زندگی اور اطمینان پاتے ہیں۔ آپ میری طرف سے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور اخلاص و صدق کا ہدیہ پیش کریں کہ میرے آقا! آپ کے احسان مجھ پر پہلے ہی کم نہ تھے کہ اب آپ نے محمود کو اپنی غلامی ہی عزت دیکر مصر کو بھیجنا منتخب فرمایا۔ میں بہت ہی زیر بار احسان ہوں۔

ناظر صاحب! محمود نے لکھا ہے کہ آپ کو اس کے سفر کے لئے بھی اس امر کی ضرورت ہے کہ میں اطمینان کراؤں کہ ایک ہزار روپیہ دیدو نگا۔ مجھ کو تعجب ہے کہ کیوں آپ کو اس اطمینان کی ضرورت ہے میرا اولوالعزم آقا

اپنے ایک غلام زادہ کو نامزد کرے۔ اور اس کیلئے اخراجات کی مشکلات کا سوال ہو۔ اور میرا اطمینان دلانا کافی سمجھا جاوے۔

وہ جو خدا کے لئے نکلیگا۔ اُسے کیوں فکر؟ خدا داری چہ غم داری۔

اگر اس کا جانا ایک ہزار روپیہ دینے پر مشروط ہے تو میں اس بُت کو اس کے دل سے نکالنا چاہتا ہوں حضرت خلیفۃ المسیح نے یہ عملی سبق دینا چاہا ہے کہ مبلغین متوکل مومن باللہ۔ اور اتقی اللہ ہو کر نکلیں۔ پس اس جہت سے میں اس شرط کو غیر ضروری سمجھتا ہوں۔ لیکن میں چونکہ سلسلہ کی کانسٹیٹیوشن کی عزت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اس خیال سے کہ یہ امر محض محمود کی راہ میں روک نہ ہو۔ اور خدا کے فضل جو اس کے بعد آنے والے ہیں۔ انہیں توقف نہ ہو میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ:۔

محمود کے زاد راہ کے لئے اسوقت میں پانسو روپیہ دونگا۔ اور پچاس روپیہ ماہوار اس کو ایک سال کیلئے انشاء اللہ دونگا۔ جس کے لئے میں ایسا انتظام کر دونگا کہ اُسے ایک سنٹ کی بھی تکلیف اس مقصد کے لئے نہ ہو آپ جب مجھے تار دینگے۔ میں بذریعہ تار آپ کے پاس روپیہ بھیجدوں گا۔ آپ مطمئن رہیئے۔

خادم عرفانی

ضرورت

احمدیہ مڈل سکول گھٹیالیاں کیواسطے ایک جے اے وی اور ایک ایس وی کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب بہت جلد مفصلہ ذیل پتہ پر خط وکتابت فرما کر فیصلہ فرما دیں۔

ناظر تعلیم وتربیت قادیان

اعلان

ایک لائق ڈرافٹسمین کی ضرورت ہے جسکو مبلغ ۸۳ روپیہ تنخواہ ملیگی حاجتمند مندرجہ ذیل پتہ پر درخواست بھیجکر ناظر امور عامہ کو اطلاع دیں کہ اس کا مجھ کو علم ہو سکے To.. Deputy assistant

Director of military Works

ناظر امور عامہ قادیان .. .. Chaklala

پچیس ۲۵ روپے کا انعام ایڈیٹر پیغام کو

چالیس ۴۰ روپے کا انعام ماسٹر فقیر اللہ کو

پیغام لاہور مطبوعہ ۲۴ اپریل میں یہ الفاظ چھپے ہیں:۔

۱۔ خلافت ایک چلتی ہوئی تجارت نظر آتی ہے۔ چند دنوں میں ہی ہم نے دیکھ لیا کہ پہلے تو سترہ ہزار روپیہ کی ہز ہولی نس آف قادیان نے جائداد خریدی۔

۲۔ اور پھر کم وبیش ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی آج سے قریباً ایک ہی سال پہلے اور خریدی۔

۳۔ ولایت میں میاں محمود احمد صاحب کے بردار کے نام سے اب لاکھوں کی تجارت چل رہی ہے یہ تو خلافت کی ذاتی آمد کا حال ہے۔

ان فقرات کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح اس مال پر ناجائز تصرف کرتے ہیں۔ جو اشاعت اسلام وغیرہ مہمات کے لئے قادیان دار الامان میں جماعت احمدیہ کیطرف سے آتا ہے۔

اگرچہ اس قسم کے اعتراضات سید المعصومین حضرت خاتم النبیین پر بھی ہوئے۔ پھر آپ کے کمالات کے وارث حضرت مسیح موعود پر بھی۔ اسلئے یہ تو کوئی عجیب بات نہیں۔ اگر ان کے خلیفہ برحق پر کسی نے ایسا اعتراض کیا۔ لیکن تاہم خصم پر حجت ملزمہ کرنے کے لئے میں فی الحال "عبدالحق ودیارتھی" ایڈیٹر پیغام صلح کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مسجد میں بعد از نماز عصر ایک مجمع احمدیان کے روبرو مندرجہ ذیل الفاظ میں قسم کھالیں تو ان کے قسم کھا چکنے کے بعد میں ان کی خدمت میں پچیس روپے پیش کرونگا۔ چونکہ وہ ایک حدیث العہد نوجوان ہیں اور صحابی مسیح موعود نہیں۔ اس لئے یہی رقم ان کیلئے کافی ہے۔ لیکن اگر اسی مضمون کی قسم ماسٹر فقیر اللہ صاحب کھالیں۔ تو میں چالیس روپے پیش کروں گا۔ اگر یہ قسم نہ کھائی گئی۔ تو مشرق ومغرب شمال وجنوب کے رہنے والے گواہ رہیں کہ ایسی ایسی باتیں محض دکھ دینے اور ہماری نسبت غلط فہمی پھیلانے کے لئے شائع کی جاتی ہے اور سراسر افترا وبہتان ہیں۔ اسکے بعد میں ارکان جماعت پیغام بلڈنگس اور جناب مولوی محمد علی صاحب امیر قوم سے خطاب کرونگا

"میں عبدالحق ایڈیٹر پیغام صلح (فقیر اللہ ملازم احمدیہ انجمن اشاعت اسلام) خدائے قہار وجبار عزیز ذوانتقام قادر وتوانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ مجھے قطعی یقین ہو کہ حضرت مرزا محمود احمد صاحب جو جماعت احمدیہ قادیان کے خلیفہ وامام ہیں وہ اس روپے کو یا روپے کے کسی حصے کو جو جماعت احمدیہ کی طرف سے صدر انجمن یا حضرت خلیفۃ المسیح موعود کی مشتہرہ ومقررہ اغراض ومدات میں اشاعت اسلام واحمدیت کے لئے آتا ہے۔ اپنی ذات پر یا ذاتی مقاصد پر خرچ کرتے ہیں۔ اور اسی روپے یا اس کے کچھ حصے سے پہلے سترہ ہزار کی جائداد اپنے لئے خریدی پھر اسی روپے یا اس کے کچھ حصے پر ناجائز تصرف کرکے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کی جائداد خریدی۔ اور ولایت میں جو تجارت میاں محمود احمد صاحب کے نام سے چل رہی ہے وہ لاکھوں روپے کی ہے۔ اور اپنے نام کرنے سے یہی مطلب ہے کہ اس کا نفع اپنے ذاتی مصارف وتصرف میں لائیں۔ اور انجمن کے صیغوں میں جو روپے کی کمی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ (حضرت) مرزا محمود احمد صاحب روپیہ اپنے تصرف یا صرف میں لاتے ہیں۔ اگر ایسا کہنے میں (عبدالحق ودیارتھی یا فقیر اللہ) جھوٹا ہوں تو مجھے اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر برباد ومورد لعنت وعذاب بنا۔ اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین"۔

ہے کوئی پیغام بلڈنگس کے رہنے والوں میں سے جو حضرت خلیفۃ المسیح مرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بنصرہ کی نسبت سوء ظن رکھتے ہیں۔ کہ اس قسم کی قسم کھا کر مشتہرہ روپیہ حاصل کرے۔ دیدہ باید۔

اکمل قادیان

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

اعجازی پریس

یہ اعجازی پریس نہایت عمدہ ہے۔ اسمیں بہت سی ایسی خوبیاں ہیں جو دیگر دستی پریسوں میں نہیں ہیں۔ گرمی سردی میں یکساں کام دیتا ہے کسی قسم کی چپکاہٹ نہیں ہے۔ بڑی آسانی سے ایک نوعمر بھی چھپائی کا کام کر سکتا ہے۔ ایک کاپی لگا کر پچاس ساٹھ کاغذ بہت شستہ اور اعلیٰ چھپ جاتے ہیں۔ تمام ایسے حضرات کو جو اشتہارات اور چٹھیاں چھپانا چاہیں۔ یہ پریس بہت آرام دہ اور مفید ہے۔ مدارس میں پرچے چھاپنے والوں اور تاجروں اور تبلیغ کرنے کے شائقوں کو بھی چاہیئے کہ یہ پریس خرید کر اپنے پاس رکھیں اور ہفتہ وار جب چاہیں۔ مضمون لکھ کر چھاپ کر شائع کریں۔ یہ ایک اچھا ذریعہ تبلیغ ہوگا۔ مختلف سائزوں کی قیمت حسب ذیل ہے۔ کارڈ سائز [illegible]۔ لیٹر سائز [illegible]۔ نوٹ پیپر سائز [illegible]۔ فلسکیپ [illegible]۔ سیاہی فی شیشی ۸ر

محمد عاقل مالک کارخانہ اعجازی پریس قادیان پنجاب۔

عجائبات کا ظہور

عجیب چاول نمبر ۱۔ معمولی چاول پر سورۃ قل ہو اللہ بابرکت حروف میں ایسی خوبصورتی سے لکھی ہوئی ہے کہ دیکھ کر حیرت ہو جاتی ہے قیمت ۸ر فی چاول۔ نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۱۲ر

عجیب چاول نمبر ۲۔ اسپر صفائی اور خوبصورتی کے ساتھ حضرت مسیح موعود کا مشہور الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ لکھا ہوا ہے قیمت ۴ر فی چاول۔ اپنا نام بھی چاول پر لکھوائیں تو ۶ر

عجیب انگوٹھی۔ فن فوٹوگرافی کا بہترین نمونہ۔ اسمیں بہت ہی خفیف سا شیشہ لگا ہوا ہے۔ جس کو ایک آنکھ بند کر کے دیکھیں تو مکہ شریف اور مدینہ منورہ دونوں کے فوٹو نہایت صاف طور پر بڑے بڑے نظر آتے ہیں۔ قیمت ۸ر فی انگوٹھی۔

مرغیوں کے زیادہ انڈے دینے کی ایک نہایت ہی آسان ترکیب صرف ۲ر کے ٹکٹ بھیجکر ہم سے دریافت کریں۔

نوٹ:- کوئی چیز اشتہار کے مطابق نہ ہو تو واپس کر دیں محصول بذمہ خریدار

پتہ:- شیخ محمد اسمٰعیل احمدی۔ پانی پت

انجنیئرنگ سکول لدھیانہ

صرف دو سال میں اس اسکول کی حیرت انگیز ترقی ملاحظہ ہو

اپریل ۱۹۱۸ء میں صرف سب اوورسیر کلاس کھولی گئی تھی جس میں اسی سال اسی طلباء داخل ہو گئے۔ دوسرے سال تعداد ۱۳۰ ہو گئی اکتوبر ۱۹۱۹ء سے اوورسیر کلاس بھی کھولدی گئی ہے جس میں اسوقت تک ستر طلباء داخل ہیں۔ جنوری ۱۹۲۱ء سے ڈرافٹسمین کلاس بھی کھول دی گئی ہے۔ جس کے داخلہ کیلئے بہت سی درخواستیں آرہی ہیں اکثر انجنیئر صاحبان نے اسکول کا معائنہ فرما کر نہایت اچھے ریمارک لکھے۔ اسکول میں اسوقت نہایت قابل اور تجربہ کار ٹیچرز کام کرتے ہیں ہزاروں روپے کا سامان ڈرائنگ، سروینگ اور ماڈلنگ وغیرہ کا کام موجود ہے۔ انجنیئرنگ ڈیپارٹمنٹ کے افسر وقتاً فوقتاً طلباء کو ملازمت کے لئے بھی ہم سے طلب فرمایا کرتے ہیں۔ غرض یہ سکول پبلک اور ڈیپارٹمنٹ کی قابل قدر خدمات انجام دے رہا ہے۔ اسکول کے مفصل قواعد مع نقول سرٹیفکیٹ آدھ آنہ پر مل سکتے ہیں۔

المشتہر۔ سید احمد حسن مینیجر لالہ سکھ دیال انجنیئر ریل

فہرست گھڑی
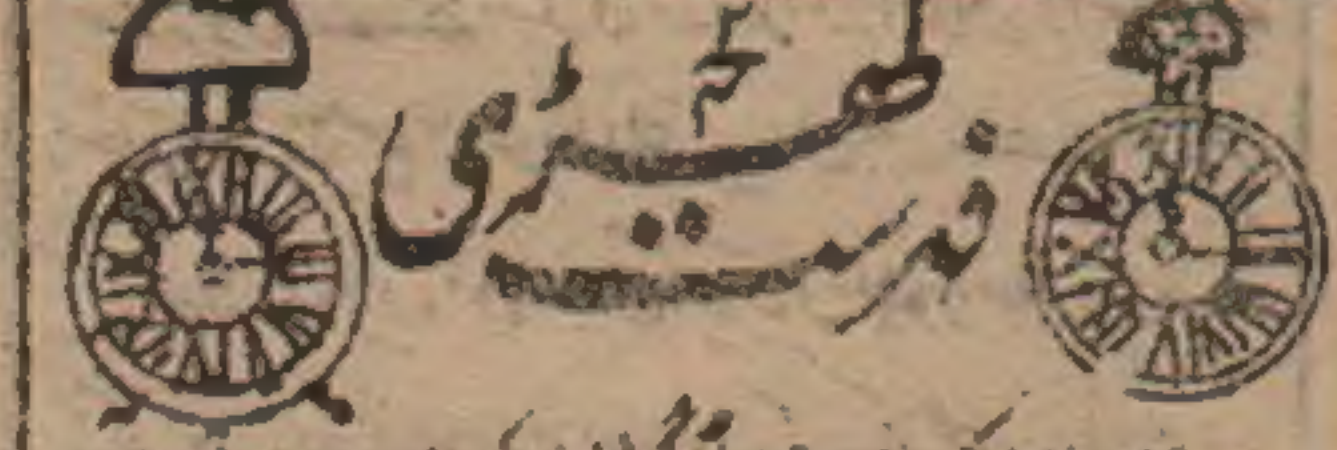
رمضان المبارک میں عموماً گھڑیوں کی ضرورت ہوتی ہے جن دوستوں کو گھڑی منگانا ہو۔ صرف ایک کارڈ لکھ کر ہم سے فہرست طلب کریں۔ اگر بہت جلدی ہو۔ تو قیمت کی تعیین فرمادیں۔ انشاء اللہ عمدہ گھڑی احتیاط کے ساتھ بھیجدی جائیگی۔

المشتہر

ایچ سخاوت علی احمدی واچ سیلر صدر بازار شاہجہانپور

ضرورت

تین نارمل پاس شدہ کی ہائی سکول میں ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت ہوگی۔ تمام درخواستیں ہیڈماسٹر کے نام بمعہ نقول اسناد آنی چاہئیں۔

افسر ہائی سکول قادیان

روغن مسیحائی

یہ روغن مسیحائی ایجاد کردہ مولوی افتخار حسین خانصاحب [illegible] رئیس شاہ آباد کا ہے۔ جنہوں نے ۲۰ سال تجربہ کیا ہے۔ یہ مرض سل میں غایت درجہ مفید ثابت ہوا ہے۔ سل کے کیڑوں کو مارتا ہے۔ خوراک اور جسم کو بڑھاتا ہے علاوہ اسکے کھانسی اور نزلہ کیواسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہے اس وقت تک جس کے صدہا شاہد موجود ہیں۔ اس روغن کا ہر گھر میں رہنا مفید خلائق ہے۔ اکثر پردہ نشین مستورات میں یہ مرض کثرت سے پایا جاتا ہے۔ فی تولہ [illegible] ۳ ماشہ

المشتہر۔ سید عزیز الرحمن قادیان دارالامان

عشق زدجام

اس نسخہ کو تمام حکماء نے مانا ہوا ہے۔ جو اپنے معجون خواص و فوائد میں بے مثل ثابت ہوا ہے۔ علاوہ مردوں کے عورتوں کے لئے بھی بیحد مفید ہے۔ ڈمیانہ اور [illegible] سبقت لے گیا ہے۔ اس کے نام میں پورا نسخہ موجود ہے۔ جو اصحاب خود بنانا چاہیں۔ ۱ر کے ٹکٹ روانہ فرمادیں۔ اس کا نام ہم نے در بے بہار رکھا ہے۔ قیمت گولیاں فی درجن [illegible]

المشتہر۔ سید عزیز الرحمن قادیان دارالامان

احمدیہ فرنیچر کمپنی

جو احمدی احباب تجارت میں شریک ہونا چاہیں۔ اس کمپنی سے قواعد تجارت طلب فرمادیں۔ حامد حسین خانصاحب احمدی ناظم محلہ [illegible] اس کے علاوہ ہر قسم کا مال میز۔ کرسی مسہری وغیرہ ساخت بریلی قادیان میں موجود رہیگا۔ جو اصحاب فرمائش کریں [illegible] روانہ کیا جاویگا۔ احمدی تاجروں کی [illegible] روانہ ہوگی۔ باقی اصحاب سے [illegible] منصوری قائم ہوگئی ہیں۔ ہیڈ کوارٹر [illegible]

سید عزیز الرحمن [illegible]

صرف دو ورق پر تمام قرآن مجید ۸/

قرآن شریف تو آپ نے بہت سا دو تہہ کے دیکھے ہونگے۔ مگر جو جدت جلوہ قرآن مجید میں ہے۔ وہ آپ نے شاید ہی کہیں دیکھی یا سنی ہو۔ یہ پورا قرآن مجید صرف دو دو ورقوں پر نہایت صنعت کیساتھ لکھا ہوا ہے۔ پھر خوبی یہ کہ باوجود باریک لکھا ہونیکے صاف طور پر بغیر آنکھ سے بخوبی پڑھا جاتا ہے۔ یہ کمال نہیں تو اور کیا ہے۔ ہدیہ صرف ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک۔ ملنے کا پتہ شیخ انوار دین پانی پت

تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت ۸/

ہم کو ایک کروڈ آئل انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ ہر احمدی ڈرائیور صاحب جو کروڈ آئیل انجن سے خوب واقف ہوں۔ اپنے مشاہرہ سے یا دیگر شرائط سے اطلاع بخشیں ؛

منیجر سٹور احمدیہ قادیان پنجاب

آٹا پیسنے کی چکی ۱۲/

یا لوہے کا خراس آہنی ہلکا چلنے والا اور بیلنے بائے ہر قسم کارخانہ میں تیار کئے جاتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام ہر قسم عمدہ صفا تیار ہوتا ہے۔ نرخ کا بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کریں

مستری غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری
بٹالہ۔ ضلع گورداسپور

الخطبہ ۱/

سید قوم کی دو بالغ لڑکیوں کیلئے رشتہ کیلئے جو اچھی خوش شکل امور خانہ داری سے واقف اور معمولی تعلیم یافتہ ہیں رشتہ کی ضرورت ہے خوش شکل تعلیم یافتہ صاحب روزگار۔ لڑکے قوم سے سید ہوں۔ ورنہ مغل پٹھان۔ قریشی قوم سے ہوں۔ بہت جلد ناظر امور عامہ کے نام درخواست کریں۔ والسلام

ناظر امور عامہ

سلسلہ احمدیہ کا پہلا اور مکمل قرآن کریم مترجم مع تفسیر احمدی

جسمیں مولانا مولوی میر محمد سعید صاحب حیدر آبادی نے حضرت خلیفہ اول رض کے درس کے نوٹ نہایت عمدگی سے مرتب فرمائے ہیں۔ ترجمہ بامحاورہ ہے۔ جو مخالفین اسلام و فرقہائے اسلام کے اعتراضات اور شبہات کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے۔ حاشیہ پر مشکل مقامات کا لغوی حل ہے۔ غرضکہ قرآن کریم کا علم اور فہم حاصل کرنیکے لئے یہ تفسیر نہایت ہی عمدہ اور اعلےٰ ذریعہ ہے۔ جلد نہایت خوبصورت کرائی گئی ہے۔ قیمت ۱۲/

دو نئی اور مفید کتابیں

دینیات احمدیہ حصہ اوّل۔ جسمیں احمدی بچوں اور مبتدیوں کے لئے اسلامی عقائد اور اخلاق و اعمال کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تقریروں میں سے عام فہم اور آسان عبارتیں اور اخلاقی کہانیاں بطور اسباق مرتب کی گئی ہیں۔ اور نہایت خوبصورت کر کے چھپوائی گئی ہے۔ احباب یہ مفید اور دلچسپ رسالہ منگا کر لڑکوں اور لڑکیوں کو ضرور سبقاً پڑھائیں۔ قیمت ۱/

حج پر جانیوالے احباب کے لئے نادر تحفہ

احمد المسیح الموعود مع فوٹو حضرت مسیح موعود

اس جدید کتاب میں حضرت احمد جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت پر دلائل اور نشانات نہایت بطور تفصیل سے بزبان عربی بیان کر کے عرب مصر اور افریقہ کے لئے اس کو مکمل تبلیغی رسالہ بنا یا گیا ہے

امام الزمان بموجب حدیث پیش کرنیکے لئے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی پیش کیا گیا ہے۔ اور نہایت عمدہ کاغذ پر چھپوایا گیا ہے۔ احباب اس کی کثیر تعداد منگا کر عربی بلاد میں تبلیغ کا حق ادا کریں۔ قیمت ۸/

مندرجہ ذیل دو تبلیغی ٹریکٹ

جو عرصہ سے احباب طلب کر رہے تھے۔ اب عمدہ چھپ کر طیار ہیں ؛

فتح اسلام۔ مولفہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ۔

ایک ہمدردانہ خط ۔ مولفہ حضرت صاحبزادہ بشیر احمد صاحب

اس میں بطور خط کے غیر احمدیوں کو تبلیغ کی گئی ہے۔ قیمت ۱/

احمدیہ کتاب گھر قادیان

ایک نادر موقعہ ۵/۲۴

اندرون شہر قادیان دارالامان نزد مسجد مبارک متصل مکان مفتی محمد صادق صاحب ایک قطعہ اراضی سکنی تعدادی اندازاً ۲۰ مرلے یعنی پانچسو مربع گزہ قابل فروخت ہے جو صاحب خریدنا چاہیں۔ احقر سے طے کریں۔

خاکسار۔ سید عزیز الرحمٰن مالک عزیز ہوٹل۔ قادیان دارالامان

اعلان نکاح

خاکسار کا نکاح ایک غیر احمدی گھرانہ میں مسمات عزیز بیگم بنت قاضی محمد یلین سکنہ لاہور بیرون دروازہ اکبری مبلغ ڈیڑھ سو روپیہ مہر پر مورخہ ۲۹ اپریل کو ہوا۔

خاکسار

محمد ضیاء اللہ احمدی سکنہ سوہدرہ متصل وزیر آباد گجرانوالہ

ہندوستان کی خبریں

راولپنڈی میں ڈاکہ
راولپنڈی میں وسط شہر میں ایک ڈاکہ پڑا۔ ڈاکو مسلح پٹھان تھے۔ اور صرافہ بازار میں ایک جوہری کی دوکان میں داخل ہوئے۔ ساڑھے سات بجے شام کا وقت تھا۔ تین چار آدمیوں کو ڈاکوؤں نے زخمی کیا اور ۴۰ ہزار کا مال لے کر فرار ہو گئے۔ زخمیوں میں ایک پولیس کانسٹیبل بھی تھا۔

حاجی عبدالرزاق کا اعلان جنگ
پشاور ۵ مئی۔ حاجی عبدالرزاق نے جس کی وزیرستان میں موجودگی نے اب تک آتش جنگ کو بجھنے نہ دیا۔ حال ہی میں اپنی طرف سے بحیثیت آزاد وزیرستان کے سردار اعلیٰ ہونے کے اور اہل ملک کے منتخب شدہ وزیر کی طرف سے ایک باقاعدہ اعلان جنگ شایع کیا ہے۔ جس میں اس بات کا اعلان کیا گیا ہے۔ کہ آپ شاہنشاہ نپولین اور بونڈوں کے نقش قدم پر چل کر حکومت برطانیہ کے ساتھ اس وقت تک جنگ و جہاد جاری رکھیں گے جب تک کہ موخرالذکر کو وزیرستان نیز بنوں اور کوہاٹ کے اضلاع سے نہ نکال دیں۔

آئندہ کانگرس کیلئے تیاریاں
احمد آباد ۴ مئی۔ گجرات پروونشل کانگرس کمیٹی نے آئندہ کانگرس کے اجلاس کیلئے مجلس استقبالیہ بنادی ہے۔ اس کے صدر کا انتخاب ایک ماہ کے بعد عمل میں آئے گا۔ اس مجلس کا پہلا جلسہ زیر صدارت مسٹر گاندھی ۳ مئی کو قرار پایا۔ جس میں مجلس استقبالیہ کے ارکان کی کل تعداد دس ہزار مقرر کی گئی نیز یہ فیصلہ قرار پایا۔ کہ کانگرس کے اجلاس کے موقعہ پر دیسی مصنوعات کی نمایش بھی منعقد کی جائے۔

پرنس آف ویلز کی آمد ہندوستان
الہ آباد ۵ مئی۔ اخبار پانیر کی رائے ہے۔ کہ ملک میں موجودہ سیاسی بدامنی کی وجہ سے حضور پرنس آف ویلز کو آئندہ موسم سرما میں ہندوستان آنے کا ارادہ ملتوی کر دینا چاہیئے۔

سرحدی چوکیوں پر حملے
پشاور ۸ مئی۔ بنوں کے نواح میں سرحدی چوکیوں پر حملے ہوئے۔ میرذیل کے جنوب میں دشمن کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوا۔ جس میں دشمن کو بہت نقصان پہنچا۔ بنوں کے قریب یکم مئی کو ایک اور چوکی پر حملہ ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ ہمارا ایک آدمی مارا گیا اور تین زخمی ہوئے۔

مالی گاؤں کا فساد
مالی گاؤں کے فسادات میں ہجوم میں سے چھ اشخاص گولی سے ہلاک اور بارہ سخت مضروب ہوئے۔ اب تک قریباً پچاس گرفتاریاں عمل میں آچکی ہیں۔

خوفناک قحط و آتش زدگی
ضلع کانگڑہ بالخصوص تحصیل ہمیرپور میں سخت قحط رونما ہے۔ گھاس و چارہ نابود ہے۔ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے اناج نہیں پہنچ سکتا۔ اس پر طرہ یہ کہ پانی کی قلت ہے۔ مزید برآں چند دن کے عرصہ میں تیس گاؤں جل گئے ہیں۔ جن کا اناج کا ذخیرہ نذر آتش ہو گیا ہے۔

سیاہ پگڑی باندھنے پر سزا
پلٹن ۵۶ سکھ کے کمان افسر نے اعلان کیا ہے۔ کہ کوئی سکھ سیاہ پگڑی استعمال نہ کرے سکھ سپاہیوں نے اس حکم کو ماننے سے انکار کر دیا جس پر ۱۳ سکھ سپاہیوں کو کوارٹر گارڈ کی سزا دی گئی

سکھ اور ستیاگرہ
سردار سردول سنگھ کویشر اور ماسٹر سندر سنگھ لائلپوری کا ایک وفد مسٹر گاندھی کے پاس گیا۔ تاکہ ستیہ آگرہ کے بارہ میں ان سے استصواب رائے کرے۔

پلیٹ فارم ٹکٹ کی قیمت ایک آنہ
اعلان کیا گیا ہے۔ کہ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام سٹیشنوں پر یکم جون سے پلیٹ فارم ٹکٹ کی قیمت نصف کی بجائے ایک آنہ کر دی گئی ہے۔

چمپارن میں غدر
کلکتہ ۶ مئی۔ اسٹیٹسمین میں اس کے نامہ نگار رانچی کا تار چھپا ہے۔ کہ چمپارن میں غدر ہو گیا۔ کارخانہ کا بیرونی ایک حصہ گذشتہ رات جلا دیا گیا

گیا میں تارکان موالات کو سزا
گیا کی اطلاع ہے۔ کہ چھ تارکان موالات پر لوگوں کے دھمکانے اور مارپیٹ کرنے کا مقدمہ چلایا گیا۔ اور سب کو تین تین ماہ قید کی سزا دی گئی۔

لارڈ ریڈنگ کی صدارت میں پولیٹیکل کانفرنس
الہ آباد ۷ مئی آنریبل سید رضا علی کونسل آف سٹیٹ میں ایک ریزولیوشن اس مطلب کا پیش کریں گے۔ کہ لارڈ ریڈنگ کے زیر صدارت گورنمنٹ ہند کے اراکین اور تمام پولیٹکل طبقوں کے قائمقاموں کی ایک سرسری کانفرنس ہو۔

ڈاکٹر کچلو کو خلعت
سکھ جماعت کی طرف سے ڈاکٹر کچلو کو ان کی خدمات کے اعتراف میں راولپنڈی کے ایک گوردوارہ میں ریشمین خلعت اور کرپان دی گئی۔

احمد آباد کی جرأت آموز مثال
بلدیہ احمد آباد نے کثرت آرا سے فیصلہ کیا۔ کہ حدود بلدیہ میں مسکرات کی بیع و شرا فی الفور مسدود کر دی جائے۔ کیونکہ عوام کیلئے مخرب اخلاق ہیں۔ بعض اراکین نے مخالفت کی۔ اور محصولات کی کمی وغیرہ کے عذرات پیش کئے۔ مگر آخر کار کثرت آراء سے تحریک کے حق میں فیصلہ ہوا۔

تراسی ہزار کی چوری
ایک بنگالی اسونی کمار بوس نامی نے امپیریل بنک کلکتہ سے تراسی ہزار روپے کے نوٹ اٹھا لئے۔ بعد میں گرفتار کر دیا گیا۔ دوران سماعت میں عجیب عجیب حرکات کرنے کی وجہ سے اس نوجوان کو نظر بند کر کے ڈاکٹر کے حوالے کر دیا گیا۔

مہاراجہ جے پور کا متبنیٰ
مہاراجہ جے پور نے ایک دس سالہ راجپوت کو متبنیٰ بنایا ہے۔

لاہور میں ہیضہ
۶ مئی کو ختم ہونے والے ہفتے میں لاہور میں ہیضہ کے ۵۰ واردات ہوئیں۔ جن میں سے تین اموات

ممالک غیر کی خبریں

شورش آئرلینڈ

۵ گھنٹے جنگ لنڈن ۳ مئی۔ گلینی (ضلع کرک) کے نواح میں ۵ گھنٹے کی ایک جنگ ہوئی جس میں ۶ سن فینر ہلاک۔ ۱۲ مجروح اور ۲ سپاہی زخمی ہوئے۔ یہ جنگ سن فینروں اور سرکاری جمعیت کے درمیان آج وقوع میں آئی۔

گلاسگو میں سن فینروں کا حملہ لنڈن ۴ مئی۔ گلاسگو میں مقیم سن فینروں نے آج پولیس پر حملہ کیا۔ جو قیدیوں کی گاڑی کی حفاظت کر رہی تھی۔ ایک انسپکٹر گولی سے ہلاک اور ایک جاسوس زخمی ہوا۔ حملہ آور بھاگ گئے۔

متفرق خبریں

بلوہ یافہ کے مزید حالات لنڈن ۳ مئی۔ فلسطین کے ہائی کمشنر نے تار دیا ہے کہ یافہ کے محلہ یہود میں یکم مئی کو ایک جلسہ ہوا جس میں یہودی اشتراکیوں نے شور و شر برپا کیا۔ انہیں پسپا کر دیا گیا۔ اور وہ افسردہ دل ہو گئے۔ بعد ازاں پھر یہودیوں میں فساد ہوا جس میں بہت سے یہودی اور مسلمان مارے گئے۔ فوج بلائی گئی۔ اور امن قائم کر دیا گیا۔ مگر صبح کو پھر فساد ہوا۔ اس میں بھی کئی یہودی اور مسلمان کام آئے۔ کل ۳۰ یہودی اور ۱۰ عرب ہلاک اور ۱۷۰ یہودی اور ۵۰ عرب مجروحین کا علاج مختلف شفاخانوں میں کیا گیا۔ فوج کو گولی چلانے کی نوبت نہ آئی۔ اور مارشل لا کے نفاذ کی بھی ضرورت نہ پڑی۔ ۶۶ آدمی گرفتار ہوئے ہیں۔

تاوان جنگ کے متعلق جبری کارروائی کی تجویز لنڈن ۳ مئی۔ ۳ بجکر ۳۰ منٹ بعد دوپہر۔ اتحادیوں کی کانفرنس نے مارشل فاش، امیر البحر بیٹی۔ فیلڈ مارشل ولسن امیر البحر گرانٹ اور بھی اطالوی و جاپانی جرنیلوں کے روبرو جبری بحری و بری کارروائیوں پر غور و خوض کیا۔ سب کی رائے سے قرار پایا کہ روہر پر قبضہ کر لیا جائے۔ اس کے لئے صرف بحری کارروائیاں کرنی ہونگی جو زیر غور ہیں۔

فرانسیسی فوج کی تیاری لنڈن ۳ مئی۔ پیرس کا ایک پیام مظہر ہے کہ علاقہ رائن کے لئے جو مختلف فوجیں منتخب ہوئی ہیں۔ وہ کل کئی مقامات سے ریل میں سوار ہو گئی ہیں ۸ مئی تک روہر پر قبضہ کرنے کو تین لاکھ سپاہی تیار ہو جائینگے۔

کوئی شہزادہ اناطولیہ میں نہیں جا سکتا لنڈن ۳ مئی۔ ایک قسطنطنیوی پیغام مظہر ہے کہ کمالی حکام نے شہزادہ عمر فاروق [illegible] خلیفہ کے فرزند کو [illegible] اُترنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے [illegible] کسی رکن کو اناطولیہ میں نہیں رہنے دینگے۔

دس لاکھ سے زائد مزدور بیکار انگلستان میں ۲۲ اپریل کو دو ملین سے زائد بیکار لوگوں کے نام درج رجسٹر ہو چکے تھے۔

سلیشیا میں مارشل لا اور جنگ برلن ۳ مئی۔ بالائی سلیشیا کے حصہ پول میں سخت فساد ہو گیا ہے۔ بین الاتحادی کمشن نے مارشل لا نافذ کر دیا ہے۔ اور فوج وغیرہ کو حکم دیا ہے کہ بدامنی کے بڑے بڑے مرکزوں میں جمع ہو۔

بیس ہزار باغیوں سے جنگ ایک رپورٹ مظہر ہے کہ برٹش پولیس بیس ہزار باغیوں سے برسر پیکار ہے۔ کئی فوجیوں نے پولوں کے لباس میں جنگ میں حصہ لیا۔ کئی اطالی افسر اور سپاہی زخمی ہوئے۔ پول افواج اب تک کٹووٹز میں لڑ رہی ہیں۔ برطانیہ کے سرکاری حلقے اس کو ایک منظم کوشش خیال کر رہے ہیں۔

جرمنی تاوان میں ہندوستان کا حصہ لنڈن ۴ مئی۔ مسٹر مانٹیگو نے پارلیمنٹ میں بیان کیا کہ امپیریل گورنمنٹ نے جرمنی کے تاوان میں ہندوستان کا حصہ بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور عنقریب اس رقم کی تعداد بھی معین کر دی جائیگی۔

اتحادیوں کا اعلان جنگ برلن ۴ مئی۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ کی طرف سے جرمن مراسلت کا جواب آنے پر **جرمنی کی وزارت مستعفی ہو گئی** حکومت جرمنی نے استعفار دیدیا ہے۔ لیکن وزرا عارضی طور پر کام کرنے پر رضامند ہیں۔

لنڈن ۵ مئی۔ جرمنی کے نام "الٹی میٹم" تیار ہو گیا اس پر دستخط کئے جا چکے ہیں اور وہ سفیر جرمنی کے حوالہ کر دیا گیا۔ اس اعلان جنگ میں تخفیف اسلحہ اور مجرمان جنگ کی تعزیر کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس اعلان کی میعاد ۱۱ مئی دس بجے رات کو منقضی ہو جائیگی۔

جہازوں کے غرق کرنے کی کوشش لنڈن ۵ مئی۔ کوئنز ٹاؤن کے نزدیک ایک رات کے وقت چند سن فینر چھ جہازوں پر چڑھ آئے۔ اور ان کو غرق کرنے کی کوشش کی۔ پانی بھرتی سے باہر نکالا جا رہا ہے۔ اور کوئی بڑا نقصان نہیں ہوا

رائن کے محصولات لنڈن ۳ مئی۔ دریائے رائن پر اتحادیوں کو ایک سال میں ۹ کروڑ کاغذی مارک بذریعہ محصول وصول ہونگے۔

ملک معظم کے ہندوستانی اردلی لنڈن ۳ مئی۔ امسال ملک معظم کی اردلی میں ذیل کے ہندوستانی افسر رہینگے۔

صوبیدار میجر غلام محی الدین بہادر (۸۲ پنجابیز)
رسالدار میجر غلام یاسین (۱۹ لانسرز)
صوبیدار محمد عظیم بہادر (۵۲ پنجابیز)
اور رسالدار لاراسپ خان (ہڈسن ہارس)

یہ افسر ۶ مئی کو لنڈن پہنچنے والے ہیں۔ میجر ڈبلیو ایف گلگراسٹ (۵۲ سکھ) ان کا افسر ہے۔

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر مالکان کیلئے شائع ہوا)